HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

مقاصد شریعہ میں امام شاطبیؒ اور امام عزالدین بن عبدالسلام کے نظریات کا تقابلی جائزہ

A comparative study of the theories of Imam al-Shatibi and Imam Izz al-Din ibn al-Salam on the objectives of Shariah Maqasid al-Shariah

Tahira BiBi
PhD scholar, Department of Islamic Studies Ghazi University Dera Ghazi Khan,
anooshaanwer97@gmail.com

Dr. Ashfaq Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University Dera Ghazi Khan
aahmed@gudgk.edu.pk

Fouzia Maqsood
PhD Scholar, Department of Islamic Studies Ghazi University Dera Ghazi Khan,
fouziamaqsood72@gmail.com

Abstract

The title of this article is "A comparative study of the theories of Imam al- Shatibi and Imam Izz al Din ibn al- Salam on the objectives of Shariah Maqasid Shariah". This research offers a comparative analysis of the theories of two great scholars in the field of Maqasid al-Shariah (Objectives of Islamic Law): Imam Abu Ishaq al-Shatibi (Maliki) and Imam Izz al-Din ibn Abd al-Salam (Shafi'i). Both were foundational figures in legal reasoning and the derivation of rulings in Islamic jurisprudence. Imam al-Shatibi, in his masterpiece Al-Muwafaqat, systematized the theory of Maqasid, emphasizing the five essential objectives (hifdh al-din, nafs, aql, nasl, mal) and providing a framework for understanding the purposes of rulings. Conversely, Imam ibn Abd al-Salam further organized Maqasid by linking them with the concept of Maslaha (public interest), delving deeper into the philosophy behind rulings, thereby adding a new dimension to jurisprudential reasoning, especially in highlighting the "objective" as a primary source of Shariah. This study highlights the similarities and differences in their theories, points out their intellectual evolution, and underscores their enduring contribution to the understanding of Islamic law.

Keywords: Maqasid al-Shariah, Imam al-Shatibi, Imam Izz al-Din ibn Abd al-Salam, Maslaha, Objectives of Islamic Law, Comparative Study

موضوع کا تعارف

اس مقالہ کا عنوان "مقاصد شریعہ میں امام شاطبیؒ اور امام عزالدین بن عبدالسلام کے نظریات کا تقابلی جائزہ" ہے۔ یہ تحقیق مقاصد الشریعہ (اسلامی قانون کے مقاصد) کے شعبے میں دو عظیم علماء، امام ابو اسحاق الشاطبیؒ (مالکی) اور امام عزالدین ابن عبدالسلام (شافعی) کے نظریات کا تقابلی جائزہ پیش کرتی ہے۔ دونوں اسلامی فقہ میں قانونی استدلال اور احکام اخذ کرنے میں بنیادی حیثیت رکھتے تھے۔ امام شاطبیؒ نے اپنی شاہکار تصنیف "الموافقات" میں مقاصد کے نظریے کو منظم کیا۔ انہوں نے پانچ ضروری مقاصد (حفظ دین، نفس، عقل، نسل، مال) پر زور دیا اور احکام کے مقاصد کو سمجھنے کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کیا اس کے برعکس، امام ابن عبدالسلام نے مقاصد کو مصلحت (عوامی مفاد) کے تصور سے جوڑ کر مزید منظم کیا۔ انہوں نے احکام کے پیچھے موجود فلسفے میں گہرائی تک جا کر فقہی

CC BY

استدلال میں ایک نئی جہت کا اضافہ کیا، خاص طور پر "مقصد" کو شریعت کے ایک بنیادی ماخذ کے طور پر اجاگر کیا۔ یہ مطالعہ ان کے نظریات میں موجود مماثلتوں اور اختلافات پر روشنی ڈالتا ہے، ان کے فکری ارتقاء کی نشاندہی کرتا ہے، اور اسلامی قانون کی تفہیم میں ان کے دیرپا تعاون کو نمایاں کرتا ہے۔

امام عزبن عبدالسلام کا تعارف

نام ونسب:

آپ کا پورا نام عبدالعزیز بن عبدالسلام بن ابوالقاسم بن حسن بن محمد بن مھذب السلمی الدمشقی الشافی ہے۔ عقائد میں اشاریہ جبکہ فروعات میں امام شافعی کے مقلد تھے۔ مشہور اصولی مفسر لغوی زاہد خطیب قاضی اور مصنف تھے آپ 77 5 میں ہجری میں دمشق میں پیدا ہوئے

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ میں فخر الدین ابن عساکر سیف الدین آمدی ابو محمد قاسم عبداللطیف بن اسماعیل بغدادی عمر بن محمد بن طبرزد قاضی عبدالصمد الحرستانی اور برکات بن ابراہیم الخشوعی خشوعی جیسے اکابر علماء شامل ہیں۔

تلازمہ :

آپ کے بہت سے شاگرد گزرے ہیں جن میں سے کچھ قابل ذکر ہیں علامہ دمیاطی ابن دقیق العید علاءالدین ابوالحسن الباجی تاج الدین ابن فرکاح حافظ ابو بکر مسدی ابوالعباس الدشناوی اور ابو محمد ھبتہ اللہ وغیرہ

علمی خدمات:

آپ نے حدیث فقہ اصول فقہ تفسیر قواعد علم الکلام اور تصوف پر بے شمار کتب لکھیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں ،

التفسير الكبير
قواعد الاحكام فى مصالح الانام
الفوائد فى اختصار المقاصد
شجرة المعارف والاحوال صالح الاقوال اعمال
الالمام فى ادلة الاحكام
قواعد الشريعہ
الفوائد ، الفتاوى۔

وفات :

آپ نے 10 جمادی الاول 660 ہجری کو قاہرہ میں وفات پائی۔

منہج:

آپ نے مقاصد شریہ کو پانچ اسباب کے بجائے مصالے ومفسدہ میں بیان کیا جس میں اپ نے مصالحے کا مفسدہ کا مفہوم مصالح ومفسدہ کی تقسیمات ان کے پہچان کے طریقے ان کی ترجیحات اور ان کے اصول اور وسائل میں فرق کے موضوعات پر گفتگو کی۔ نہوں نے مصلحت ومفسدہ کو شریعت کی بنیاد قرار دیا اور فقہی احکام کو انسانی فائدے اور نقصان کے پیمانے پر پرکھا۔

مصلحت ومفسدہ کا بنیادی تصور

مصلحت=لذت، خوشی یا ان کے اسباب

مفسدہ=تکلیف، غم یا ان کے اسباب

یعنی شریعت کا ہر حکم یا تو کسی فائدے کے حصول کے لیے ہے یا کسی نقصان کے ازالے کے لیے۔

مصالح کی اہم تقسیمات

(الف) دنیوی واخروی اعتبار سے

اخروی مصالح:

جیسے رضائے الٰہی، جنت، درجات کی بلندی—تمام عبادات کا اصل مقصد رفع درجات، رضائے الٰہی اور جنت کا حصول ہے۔

علامہ فرماتے ہیں:

"المصالح ثلاثة اضرب احدهما اخروية وهى مروقعة الحصول[1]"

دنیوی مصالح

یہ وہ مصالح ہیں جن کا حصال دنیاوی زندگی ہے۔ کھانا، لباس، نکاح، رہائش، معاملات

(ب)، درجہ ومرتبہ کے اعتبار سے:

علامہ نے مصالح کو تین درجات میں تقسیم کیا

ضروریات:

دنیامیں: جان،مال، نکاح، رہائش آخرت میں: واجبات کی ادائیگی، محرمات سے اجتناب

" وأما مصالح الآخرة ففعل الواجبات واجتناب المحرمات من الضروريات [2]"

حاجات:

وہ مصالح جو زندگی کو آسان بنائیں مگر نہ ہوں تو ہلاکت نہ ہو

" وما توسط بينهما فهو من الحاجات [3]"

تحسینیات (تتمات و تکملات):

خوبصورتی، اعلیٰ معیارِ زندگی، نوافل و مستحبات

" وما كان في ذلك في اعلا المراتب كالماكل الطيبات والملابس الناعمات والغرف العاليات والقصور الواسعات والمراكب النفيسات ونكاح الحسناوات والسراري الفائقات فهو من التتمات والتكملات [4]"

3. مقاصدِ خمسہ کی طرف اشارات

اگرچہ علامہ نے مقاصدِ خمسہ کی صریح فہرست نہیں دی، مگر ان کے ہاں واضح طور پر یہ مقاصد موجود ہیں:

حفظِ دین (سب سے اعلیٰ)

حفظِ نفس

حفظِ نسل

حفظِ مال

حفظِ عرض

خصوصاً حفظِ دین کو وہ تمام مصالح پر مقدم رکھتے ہیں۔

4. حکم کے اعتبار سے مصالح

واجب التحصیل: ا

یمان، ارکانِ اسلام، جہاد، امر بالمعروف

مندوب التحصیل: نوافل، مستحبات

"ماندب الله عباده اليه اصلاحاً لهم واعلى رتب مصالح الندب دون ادنى مصالحالواجب وتتفاوت الى ان تنتهى الى مصلحة يسيرة لوفاتت الصادفنا مصالح المباح [5]"

وہ جن کو اللہ رب العزت نے بطور اصلاح بندوں کے لیے مستحب قرار دیا اور واجب مصالح کا ادنی درجہ مندوب مصالح کے اعلیٰ درجہ پر راجح ہو گا۔ اور اس کے درجات میں تفاوت ہے یہاں تک کہ یہ آسان مصلحت کی طرف لے جائے اور اگر مصلحت فوت ہو جائے تو پھر مباح کی طرف رجوع کریں گے

مباح التحصیل:

"مصالح المباح عاجلة بعضها انفع واكبر من بعض ولا اجر عليها، فمن اكل شق تمرة كان محسنا الى نفسه بمصلة عاجلة ومن تصدق بشق تمرة كان محسناً إلى نفسه بمصلحة أجلة والى الفقراء بمصلحة عاجلة[6]"

مباح مصالح میں بعض بعض سے زیادہ انفع و اکبر ہیں اور ان پر کوئی اجر نہیں، پس وہ شخص جس نے کھجور کا ٹکڑا کھایا تو دنیاوی اعتبار سے وہ اپنے اوپر احسان کرنے والا ہو گا اور جو شخص کھجور کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے تو اخروی اعتبار سے وہ اپنے اوپر احسان کرنے والا ہے جبکہ دنیاوی مصلحت کے اعتبار سے وہ فقراء پر احسان کرنے والا ہے۔

دنیاوی فوائد جن پر اجر نہیں مگر نقصان بھی نہیں

5. مصالح کی پہچان کے ذرائع

اخروی و شرعی مصالح: قرآن، سنت، اجماع، قیاس

دنیوی مصالح: عقل، تجربہ، عرف، عادات

6. مصالح و مفاسد میں ترجیح کے اصول

اخروی مصالح > دنیوی مصالح

ضروریات > حاجات > تحسینیات

بڑے فائدے کے لیے چھوٹا فائدہ چھوڑا جا سکتا ہے

بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹا نقصان برداشت کیا جاسکتا ہے

.7 مفاسد کا تصور

مفاسد کو بھی:

دنیوی/اخروی

فوری/متوقع

واجب الازالہ/مختلف فیہ/مکروہ

میں تقسیم کیا گیا ہے۔

امام ابو اسحاق الشاطبیؒ کا تعارف:

امام ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ اللخمی الغرناطی المعروف امام شاطبیؒ اندلس کے عظیم فقیہ، اصولی اور مقاصدِ شریعت کے نامور عالم تھے۔ آپ کی ولادت آٹھویں صدی ہجری کے وسط میں غرناطہ (اندلس) میں ہوئی۔ آپ کا نسب قبیلہ لخم کی طرف منسوب ہے، جب کہ "شاطبی" کی نسبت اصل وطن شاطبہ (موجودہ اسپین کا شہر کی وجہ سے ہے۔

علمی مقام و مرتبہ:

امام شاطبیؒ فقہِ مالکی کے جلیل القدر عالم تھے، مگر آپ کی اصل پہچان اصولِ فقہ اور خصوصاً مقاصدِ شریعت کے میدان میں ہے۔ آپ نے شریعت کے احکام کی حکمت، علّت اور مقصد کو منظم انداز میں پیش کیا اور مقاصدِ شرعیہ کو ایک مستقل علمی فن کی حیثیت دی۔

اساتذہ اور علمی ماحول

امام شاطبیؒ نے غرناطہ کے ممتاز علما سے علومِ قرآن، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، لغت اور نحو کی تعلیم حاصل کی۔ اندلس کا علمی ماحول اس دور میں نہایت زرخیز تھا، جس نے آپ کی۔

امام شاطبیؒ کا مقاصدِ شرعیہ میں علمی کام

امام ابو اسحاق الشاطبیؒ مقاصدِ شریعت کے سب سے بڑے منظم اور مؤسس علما میں شمار ہوتے ہیں۔ اگرچہ مقاصد کا تصور آپ سے پہلے موجود تھا، مگر امام شاطبیؒ نے اسے باقاعدہ اصولی نظام کی صورت میں پیش کیا۔ آپ کی شہرۂ آفاق کتاب الموافقات فی اصول الشریعۃ مقاصدِ شرعیہ پر بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

1. **مقاصدِ شریعت کی باقاعدہ تدوین**

امام شاطبیؒ سے پہلے علما شریعت کے مقاصد کا ذکر بکھرے انداز میں کرتے تھے، لیکن امام شاطبیؒ نے:

مقاصد کو اصولِ فقہ کا مستقل باب بنایا۔

انہیں دلائلِ شرعیہ کی فہم میں مرکزی حیثیت دی۔

یہ واضح کیا کہ شریعت کے تمام احکام کسی نہ کسی مقصد کے تحت ہیں۔

2. **مقاصد کی تین بنیادی اقسام**

امام شاطبیؒ نے مقاصدِ شرعیہ کو تین واضح درجات میں تقسیم کیا:

1. ضروریات (الضروریات)

وہ امور جن کے بغیر دین و دنیا کا نظام قائم نہیں رہ سکتا، جیسے:

حفظِ دین

حفظِ جان

حفظِ عقل

حفظِ نسل

حفظِ مال

2. حاجیات (الحاجیات)

وہ احکام جو تنگی اور مشقت کو دور کرتے ہیں، اگرچہ ان کے بغیر زندگی ممکن ہوتی ہے۔

امام شاطبیؒ کا مقاصدِ شرعیہ میں علمی کام: امام ابو اسحاق الشاطبیؒ مقاصدِ شریعت کے سب سے بڑے منظم اور مؤسس علما میں شمار ہوتے ہیں۔ اگرچہ مقاصد کا تصور آپ سے پہلے موجود تھا، مگر امام شاطبیؒ نے اسے باقاعدہ اصولی نظام کی صورت میں پیش کیا۔ آپ کی شہرۂ آفاق کتاب الموافقات فی اصول الشریعۃ مقاصدِ شرعیہ پر بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

1. مقاصدِ شریعت کی باقاعدہ تدوین

امام شاطبیؒ سے پہلے علما شریعت کے مقاصد کا ذکر بکھرے انداز میں کرتے تھے، لیکن امام شاطبیؒ نے:

مقاصد کو اصولِ فقہ کا مستقل باب بنایا

انہیں دلائلِ شرعیہ کی فہم میں مرکزی حیثیت دی

یہ واضح کیا کہ شریعت کے تمام احکام کسی نہ کسی مقصد کے تحت ہیں

2. مقاصد کی تین بنیادی اقسام

امام شاطبیؒ نے مقاصدِ شرعیہ کو تین واضح درجات میں تقسیم کیا:

1. ضروریات (الضروریات)

وہ امور جن کے بغیر دین و دنیا کا نظام قائم نہیں رہ سکتا، جیسے:

حفظِ دین، حفظِ جان، حفظِ عقل، حفظِ نسل، حفظِ مال

2. حاجیات (الحاجیات)

وہ احکام جو تنگی اور مشقت کو دور کرتے ہیں، اگرچہ ان کے بغیر زندگی ممکن ہوتی ہے۔

امام شاطبیؒ کے مقاصدِ شرعیہ سے متعلق کام کا علمی مقام و قدر

امام ابو اسحاق الشاطبیؒ کا مقاصدِ شرعیہ کے باب میں کیا گیا کام محض ایک فقہی رائے یا جزوی اجتہاد نہیں، بلکہ اسے اسلامی علوم کی تاریخ میں انتہائی اعلیٰ درجے کا، اصولی، گہرا اور معیاری علمی کارنامہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ذیل میں اس کے علمی وزن کو مختلف پہلوؤں سے واضح کیا جا رہا ہے:

1. علمی سطح: جزئی نہیں بلکہ اصولی و کلی

امام شاطبیؒ نے مقاصد پر گفتگو:

فروعی مسائل تک محدود نہیں رکھی

بلکہ اسے اصولِ فقہ کی بنیاد بنایا

شریعت کو کلی نظام (Systematic Law) کے طور پر پیش کیا

یہ انداز صرف بڑے اصولی علما (جیسے امام شافعیؒ) کا خاصہ ہے۔

2. استدلال کی نوعیت: نص، عقل اور واقعیت کا امتزاج

امام شاطبیؒ کی علمی قوت اس میں ہے کہ:

قرآن و سنت کو بنیادی ماخذ رکھا

اجماعِ امت اور سلف کے فہم کو بنیاد بنایا

عقل اور تجربۂ انسانی کو نص کے تابع رکھا

یہ توازن ان کے کام کو نہ افراطی بناتا ہے نہ تفریطی۔

3. علمی منہج: استقرائی (Inductive) طریقۂ تحقیق

امام شاطبیؒ نے:

ایک یا دو دلائل پر حکم قائم نہیں کیا

بلکہ پورے شریعتی نظام کا استقراء (جامع مطالعہ) کیا

بار بار کہتے ہیں کہ مقاصد کثرتِ نصوص سے ثابت ہوتے ہیں

یہ منہج جدید تحقیقی معیار کے مطابق بھی نہایت مضبوط سمجھا جاتا ہے۔

4. علمی ضبط: مصلحت اور مقاصد میں حدود کا تعین

امام شاطبیؒ نے:

مقاصد کو شریعت سے آزاد نہیں ہونے دیا

"مصلحت" کے نام پر دین میں تبدیلی کی راہ بند کی

CC BY

واضح اصول دیا کہ قطعی نص کے مقابلے میں کوئی مصلحت معتبر نہیں

یہ علمی ضبط آپ کے کام کو سنجیدہ اور قابلِ اعتماد بناتا ہے۔

5. جامعیت: عبادات سے معاشرت تک

امام شاطبیؒ کا مقاصدی تصور:

صرف معاملات یا سیاست تک محدود نہیں

بلکہ عبادات، اخلاق، معاشرت، سیاست اور قضاء سب کو شامل ہے

عبادات میں بھی حکمت اور مقصد کی نشاندہی کی، اگرچہ تعبدیت برقرار رکھی

یہ جامعیت اعلیٰ درجے کی علمی بصیرت کی دلیل ہے۔

6. علمی اثرات اور قبولِ عام

امام شاطبیؒ کے کام کو:

قدیم و جدید علما نے قبول کیا

شاہ ولی اللہ دہلویؒ، ابن عاشورؒ، علال الفاسیؒ جیسے مفکرین نے آگے بڑھایا

عصرِ حاضر کے اجتماعی اجتہاد (فقہی اکیڈمیز) میں بنیاد بنایا

کسی علمی کام کی سب سے بڑی دلیل اس کی قبولیت اور اثر پذیری ہوتی ہے۔

7. تنقیدی زاویہ: کیا یہ کام ناقابلِ نقد ہے؟

علمی دیانت کا تقاضا ہے کہ کہا جائے:

امام شاطبیؒ کا کام وحی نہیں، اس پر علمی نقد ممکن ہے

بعض علما نے ان کے استقرائی دعوؤں پر بحث کی

مگر مجموعی طور پر ان کا منہج مستحکم، مضبوط اور قابلِ اعتماد مانا گیا

مجموعی علمی درجہ بندی

اگر علمی معیار کو درجات میں رکھا جائے تو امام شاطبیؒ کا مقاصدی کام:

سطحی نہیں، جزوی نہیں، وقتی نہیں بلکہ اعلیٰ درجے کا اصولی، منہجی اور تمدنی (civilizational) علمی کام ہے۔

نتیجہ:

امام شاطبیؒ نے مقاصدِ شریعہ کو جذبات یا مصلحت پر نہیں بلکہ علم، نص، استقراء اور امت کے تجربے پر قائم کیا۔ اسی لیے ان کا کام آج بھی فقہ اسلامی میں مرکزی اور زندہ حوالہ سمجھا جاتا ہے۔

امام شاطبیؒ اور امام عزّبن عبدالسلامؒ مقاصدِ شریعہ کا تنقیدی و تقابلی جائزہ

مقاصدِ شریعہ اسلامی فقہ کی وہ جہت ہے جس کے ذریعے شریعت کے احکام کی حکمت، غایت اور مصلحت کو سمجھا جاتا ہے۔ اس میدان میں امام عزّبن عبدالسلامؒ (م660ھ) اور امام ابو اسحاق الشاطبیؒ (م790ھ) دو ایسے نام ہیں جنہوں نے اس علم کو فکری بنیاد اور منہجی استحکام عطا کیا، تاہم دونوں کے انداز، دائرۂ کار اور علمی منہج میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

1. تاریخی و فکری پس منظر کا فرق

امام عزّبن عبدالسلامؒ

شافعی الفقہ، محدث، فقیہ اور مجاہد عالم، عملی اور اصلاحی مزاج رکھتے تھے, ان کا زمانہ سیاسی و سماجی بحرانوں سے بھرپور تھا

مقصد: فقہ کو انسانی مصلحت سے جوڑنا۔

امام شاطبیؒ

مالکی الفقہ، اصولی مفکر، نسبتاً علمی و نظری ماحول (اندلس)

مقصد: مقاصد کو اصولِ فقہ کا منضبط علم بنانا۔

تنقیدی نکتہ:

عزّبن عبدالسلامؒ کا کام زیادہ عملی و تطبیقی ہے، جب کہ امام شاطبیؒ کا کام زیادہ نظری و منہجی ہے۔

2. مقاصد کے تصور میں بنیادی فرق

امام عزّ بن عبد السلامؒ

مقاصد کو مصالح و مفاسد کے زاویے سے دیکھتے ہیں

مشہور تصنیف: قواعد الأحکام فی مصالح الأنام

اصل محور:

"شریعت کا مدار مصالح کے حصول اور مفاسد کے دفع پر ہے"

امام شاطبیؒ

مقاصد کو کلیاتِ شریعت کے طور پر پیش کرتے ہیں

مشہور تصنیف: الموافقات

اصل محور:

"شریعت مجموعی طور پر انسان کے دین و دنیا کی حفاظت کے لیے ہے"

تنقیدی نکتہ:

امام عزّؒ کا تصور مصلحت مرکز ہے، جب کہ امام شاطبیؒ کا تصور شریعت مرکز۔

3. علمی منہج کا تقابل

امام عزّ بن عبد السلامؒ

زیادہ تر: جزوی نصوص، عملی مثالیں درج ذیل ہیں،

اخلاقی و فقہی قواعد، استقراء محدود اور غیر منظم

امام شاطبیؒ

مکمل استقرائی منہج

پورے شریعتی نظام سے نتائج اخذ کیے

مقاصد کو قطعی، کلی، منضبط بنانے پر زور

تنقیدی نکتہ:

یہی وہ پہلو ہے جس میں امام شاطبیؒ کو امام عزّؒ پر اصولی برتری حاصل ہے۔

4. مصلحت کے استعمال میں فرق

امام عزّ بن عبد السلامؒ

مصلحت کو بڑی وسعت دیتے ہیں حتیٰ کہ بعض جگہ مصلحت کی بنیاد پر ترجیح دیتے ہیں۔

امام شاطبیؒ

مصلحت ، نص اور اجماع کو کلی مقاصد کے تابع رکھتے ہیں، مصلحت کے نام پر نص سے تجاوز کی سختی سے نفی کرتے ہیں،

تنقیدی نکتہ:

امام عزّؒ کا اسلوب جرأت مند مگر خطرات کا حامل ہے، جب کہ امام شاطبیؒ کا اسلوب محفوظ مگر محتاط ہے۔

5. عبادات میں مقاصد کا اطلاق

امام عزّ بن عبد السلامؒ

عبادات میں بھی حکمت اور مصلحت کو نمایاں کرتے ہیں

اخلاقی اور روحانی فوائد پر زور

امام شاطبیؒ

عبادات میں، مقاصد کو تسلیم کرتے ہیں مگر تعبدی پہلو کو غالب رکھتے ہیں، قیاس و مصلحت کی حد بندی بھی کرتے ہیں،

تنقیدی نکتہ:

امام شاطبیؒ کا موقف عبادات میں زیادہ اصولی اور محتاط ہے۔

6. علمی اثرات اور تاریخی مقام

امام عزّ بن عبدالسلامؒ

فقہائے شافعیہ پر گہرا اثر

مصلحتی فقہ کے بانیوں میں شمار

انفرادی مجتہدین کے لیے رہنمائی

امام شاطبیؒ

اجتماعی اجتہاد کی بنیاد

جدید فقہی اکیڈمیز کا فکری سہارا

مقاصدِ شریعہ کے اصل معمار

7. مجموعی تنقیدی نتیجہ

پہلو	امام عزّ بن عبدالسلامؒ، امام شاطبیؒ
نوعیت	عملی، اصلاحی اصولی، منہجی
مرکز	مصلحت کلیاتِ شریعت
استقراء	جزوی جامع
خطرہ	مصلحت کا افراط، احتیاط کا غلبہ
اثر	فردی اجتہاد اجتماعی فقہ

حتمی نتیجہ

یہ کہنا علمی انصاف کے خلاف ہوگا کہ امام شاطبیؒ نے امام عزّ بن عبدالسلامؒ کی نفی کی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ: امام عزّ بن عبدالسلامؒ نے مقاصدی فکر کی روح پھونکی، اور امام شاطبیؒ نے اسی روح کو علمی جسم عطا کیا۔

دونوں مل کر مقاصدِ شریعہ کی تکمیل کرتے ہیں:

امام عزؒ، حرکت اور جرأت

امام شاطبیؒ، نظام اور ضبط

امام شاطبیؒ اور سلطان العلماء عز بن عبدالسلامؒ دونوں مقاصدِ شریعہ کے بڑے ائمہ ہیں۔ اگرچہ اسلوب اور ترتیب میں فرق ہے، لیکن ان کے ہاں مقاصدِ شریعہ کے کئی بنیادی اور مشترکہ نکات پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں اہم مشترکہ اصول واضح انداز میں پیش کیے جاتے ہیں:

امام شاطبیؒ اور عزبن عبدالسلامؒ کے مقاصدِ شریعہ میں مشترکہ بنیادی نکات

شریعت کی اساس: مصالح کا حصول اور مفاسد کا دفع

عزبن عبدالسلامؒ:

شریعت کا مقصد مصالح کا حصول اور مفاسد کا ازالہ ہے۔

امام شاطبیؒ:

شریعت پوری کی پوری انسانوں کے مصالح کے لیے نازل ہوئی ہے۔

دونوں کے نزدیک نفع کا قیام اور نقصان کا خاتمہ شریعت کی روح ہے۔

حکام کی تعلیل (Reason-based Legislation)

دونوں ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ:

شریعت کے احکام اندھے نہیں بلکہ علل و حکمتوں پر مبنی ہیں۔

عزبن عبدالسلامؒ نے اسے قواعد المصالح والمفاسد میں واضح کیا۔

امام شاطبیؒ نے الموافقات میں دلائل کے ساتھ ثابت کیا۔

انسان کی فلاح شریعت کا مرکزی ہدف

دونوں کے نزدیک شریعت:

انسانی زندگی کو آسان بناتی ہے

انسان کی دنیا و آخرت کی فلاح کو یقینی بناتی ہے

شریعت کا مقصد محض عبادات نہیں بلکہ کامل انسانی بھلائی ہے۔

مصالح و مفاسد کی درجہ بندی

عز بن عبد السلامؒ: مصالح و مفاسد کو قوت و ضعف کے لحاظ سے تقسیم کرتے ہیں۔

امام شاطبیؒ: ضروریات، حاجیات اور تحسینیات کی باقاعدہ درجہ بندی پیش کرتے ہیں۔

دونوں کے ہاں ترجیح (Prioritization) کا اصول مشترک ہے۔

تعارض کی صورت میں راجح مصلحت کا انتخاب

دونوں ائمہ کہتے ہیں:

جب دو مصالح یا دو مفاسد جمع ہوں تو اعلیٰ درجے کو اختیار کیا جائے

کم درجے کی مصلحت کو ترک یا کم تر مفسدہ برداشت کیا جائے

یہ اصول فقہِ موازنات کی بنیاد ہے۔

مقاصد کا کلی اور عمومی ہونا

دونوں کے نزدیک:

مقاصد شریعت کلی، عام اور دائمی ہیں

ان کا اطلاق ہر زمانے اور ہر معاشرے میں ہوتا ہے

شریعت میں توازن اور اعتدال

عز بن عبد السلامؒ: شدت و جمود کے مخالف

امام شاطبیؒ: تکلف اور افراط و تفریط کے ناقد

دونوں کے ہاں شریعت وسطیت اور اعتدال کی نمائندہ ہے۔

نص اور مقصد میں ہم آہنگی

دونوں کے نزدیک:

مقاصد نصوصِ شرعیہ سے جدا نہیں

مقصد وہی معتبر ہے جو قرآن و سنت سے ثابت ہو

اس طرح دونوں مقاصد پسندی کو نصوص کے تابع رکھتے ہیں۔

خلاصہ

امام شاطبیؒ اور عز بن عبد السلامؒ دونوں کے نزدیک شریعت کا بنیادی مقصد انسانی مصالح کا تحفظ، مفاسد کا ازالہ، احکام کی تعلیل، ترجیحِ مصالح، توازن و اعتدال اور نصوص کے ساتھ ہم آہنگی ہے۔ فرق اسلوب میں ہے، مقصد میں نہیں۔ ذیل میں امام شاطبیؒ اور عز بن عبد السلامؒ کے مقاصدِ شرعیہ کے درمیان اہم اور بنیادی اختلافات کو امتحانی اور تحقیقی انداز میں واضح کیا جا رہا ہے:

امام شاطبیؒ اور عز بن عبد السلامؒ کے مقاصدِ شرعیہ میں فرق

اسلوبِ بیان اور منہج کا فرق

عز بن عبد السلامؒ:

فقہی اور عملی اسلوب اختیار کرتے ہیں، احکام کو مصلحت و مفسدہ کے زاویے سے بیان کرتے ہیں۔

امام شاطبیؒ:

اصولی، کلی اور نظریاتی منہج اپناتے ہیں اور مقاصد کو ایک مکمل علم کی صورت میں منظم کرتے ہیں۔

فرق: ایک عملی فقہ، دوسرا اصولی نظریہ۔

مقاصد کی باقاعدہ درجہ بندی

عزبن عبدالسلامؒ:

مصالح ومفاسد کی قوت وضعف کی بات کرتے ہیں، مگر تین مشہور درجوں (ضروریات، حاجیات، تحسینیات) کو منظم شکل نہیں دیتے۔

امام شاطبیؒ:

مقاصدِ شرعیہ کی واضح اور مکمل درجہ بندی پیش کرتے ہیں۔

فرق: شاطبیؒ = منظم تقسیم، عزؒ = غیر منظم مگر گہرا تجزیہ۔

مقاصد کی حیثیت (وسیلہ یا مستقل علم)

عزبن عبدالسلامؒ:

مقاصد کو فقہی اجتہاد میں مددگار اصول کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

امام شاطبیؒ:

مقاصد کو مستقل علم (Discipline) کی حیثیت دیتے ہیں۔

نصوص کے ساتھ تعامل کا فرق

عزبن عبدالسلامؒ:

مصلحت کے پہلو کو زیادہ نمایاں کرتے ہیں، تاہم نص کی مخالفت نہیں کرتے۔

امام شاطبیؒ:

مقاصد کو مکمل طور پر نصوصِ شرعیہ کے تابع رکھتے ہیں اور "مصلحتِ مرسلہ" کو سخت ضوابط کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

فرق: شاطبیؒ زیادہ محتاط اور اصولی۔

اجتہاد میں مقاصد کا دائرہ

عزبن عبدالسلامؒ:

فقہی جزئیات میں مقاصد کو عملی فیصلوں میں براہِ راست استعمال کرتے ہیں۔

امام شاطبیؒ:

کلی اصول بنا کر مجتہد کو سمت دیتے ہیں، خود جزئی فتاویٰ کم دیتے ہیں۔

مقاصد کا مخاطب

عزبن عبدالسلامؒ:

زیادہ تر فقہاء اور قاضیوں کو مخاطب کرتے ہیں۔

امام شاطبیؒ:

فقہاء کے ساتھ ساتھ امت اور نظامِ شریعت کو مخاطب بناتے ہیں۔

کتابی سرمایہ

عزبن عبدالسلامؒ:

قواعد الأحكام في مصالح الأنام

امام شاطبیؒ:

الموافقات في أصول الشريعة

فرق: عزؒ کی کتاب عملی فقہی قواعد، شاطبیؒ کی کتاب اصولی نظریہ۔

احتیاط بمقابلہ جرات

عزبن عبدالسلامؒ:

مصلحت کے اظہار میں نسبتاً زیادہ جرات مندانہ۔

امام شاطبیؒ:

مصلحت کے استعمال میں زیادہ احتیاط اور ضابطہ بندی۔

تقابلی خلاصہ

عزبن عبدالسلامؒ نے مقاصدِ شرعیہ کو فقہی احکام کی عملی تعبیر میں استعمال کیا، جبکہ امام شاطبیؒ نے مقاصد کو ایک مستقل اصولی علم کی صورت میں منظم کیا۔ فرق اسلوب، ترتیب، احتیاط، اور اجتہادی دائرے میں ہے، جبکہ اصل مقصد دونوں کا ایک ہی ہے۔

مصادر و مراجع

عزّبن عبدالسلام، عبدالعزیزبن عبدالسلام قواعدالأحکام في مصالح الأنام۔ قاہرہ: مکتبۃ الکلیات الأزھریۃ، بلاسنِ اشاعت۔

عزّبن عبدالسلام، عبدالعزیزبن عبدالسلام الفوائد في اختصار المقاصد۔ بیروت: دارالکتب العلمیۃ، 1999ء۔

عزّبن عبدالسلام، عبدالعزیزبن عبدالسلام شجرۃ المعارف والأحوال وصالح الأقوال والأعمال۔ بیروت: دارالفکر، 2002ء۔

شاطبیؒ، ابواسحاق ابراہیم بن موسیٰ الموافقات في أصول الشریعۃ۔ تحقیق: عبداللہ دراز۔ قاہرہ: دارالحدیث، 2004ء۔

شاطبیؒ، ابواسحاق ابراہیم بن موسیٰ الاعتصام۔ بیروت: دارالمعرفۃ، 1997ء۔

غزالی، ابوحامد محمد بن محمد المستصفی من علم الأصول۔ بیروت: دارالکتب العلمیۃ، 1993ء۔

قرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس الفروق۔ بیروت: عالم الکتب، 1998ء۔

ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم مجموع الفتاوی۔ ریاض: مجمع الملک فہد، 1995ء۔

شاہ ولی اللہ دہلوی حجۃ اللہ البالغۃ۔ بیروت: دارالجیل، 2005ء۔

ابن عاشور، محمد الطاہر مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ۔ عمان: دارالنفائس، 2006ء۔

ریسونی، احمد نظریۃ المقاصد عند الإمام الشاطبی۔ رباط: دارالأمان، 1995ء۔

یوبی، محمد سعد مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ وعلاقتھا بالأدلۃ الشرعیۃ۔ ریاض: دارالھجرۃ، 1998ء۔

الفاسی، علال المقاصد الشریعۃ ومکارمھا۔ قاہرہ: دارالسلام، 2011ء۔

Auda, Jasser.
Maqasid al-Shariah as Philosophy of Islamic Law: A Systems Approach. London: International Institute of Islamic Thought, 2008.

Kamali, Mohammad Hashim.

Principles of Islamic Jurisprudence. Cambridge: Islamic Texts Society, 2003.

Hallaq, Wael B.

A History of Islamic Legal Theories. Cambridge: Cambridge University Press, 1997.

Nyazee, Imran Ahsan Khan.

Islamic Jurisprudence. Islamabad: Islamic Research Institute, 2000.

مجلۃ مجمع الفقہ الإسلامی۔

Journal of Islamic Studies (Oxford)
Islamic Law and Society

الشریعہ جرنل، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

---

[1] عز الدین، عبدالعزیزبن عبدالسلام، قواعد الاحکام فی مصالح الأنام، تعلیق، طہ عبدالرؤوف، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، 1991م، ج:1ء 10

[2] : وقواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:71۔

[3] وقواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:71۔

[4] وقواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:71۔

[5] وقواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1 ، ص:55۔

[6] وقواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:56۔